Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | جمعرات ۵ ذیقعد ۱۴۱۰ھ، ۳۱ ہجرت ۱۳۶۹ ہش، ۳۱ مئی ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۲۳

اپنے ماضی پر نگاہ رکھیں

"اپنے ماضی پر نگاہ کریں۔ خدا کے اس سلوک کو پیش نظر رکھیں جو اس نے ہمیشہ جماعت احمدیہ سے کیا اور پھر اس سے طاقت حاصل کر کے اپنے ابتلاء کے دَور کو اپنے لئے آسان بنانے کی کوشش کریں۔ یہ وہ سبق ہے جو مَیں آج آپ کو دینا چاہتا ہوں"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۴ دسمبر ۱۹۸۹ء صـ۲)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے۔ اس اقرار اور عہد کی رعایت کرو۔ اور ہر قسم کے گناہوں سے بچتے رہو۔ پھر اس اقرار پر قائم اور مضبوط رہنے کے واسطے اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرتے رہو وہ یقیناً تمہیں تسلّی اور اطمینان دے گا اور تمہیں ثابت قدم کرے گا کیونکہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالےٰ سے مانگتا ہے اُسے دیا جاتا ہے مَیں جانتا ہوں کہ تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جن کو میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے واسطے قسم قسم کے ابتلاء اور مشکلات پیش آئیں گے۔ لیکن مَیں کیا کروں یہ ابتلاء نئے نہیں۔ جب خدا تعالےٰ کسی کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور کوئی اس کی طرف جاتا ہے تو اس کے واسطے ضرور ہے کہ ابتلاؤں میں سے ہو کر گزرے۔ دنیا اور اس کے رشتے عارضی اور فانی ہیں مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ تو ہمیشہ کے لیے معاملہ پڑتا ہے پھر اس سے آدمی کیوں بگاڑے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صـ۲۳۶)

سچّائی کے نتیجہ میں ہی سائنس نے ترقی کی ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"مَیں پہلے بھی بار بار یہ اظہار کر چکا ہوں کہ اگر احمدی دیانتداری اور تقویٰ کے معیار کو بلند کرے اور جس جگہ بھی وہ متعین ہے وہاں اپنے فن میں دیانتداری کا مظاہرہ کرے اور اپنے انتظام میں دیانتداری کو مدّنظر رکھے تو اس سے بھی اس کو ایک جلا ملے گی۔ کیونکہ تقویٰ سے ایک نور پیدا ہوتا ہے۔ تقویٰ ہی روشنی کا دوسرا نام ہے۔ تقویٰ کے نتیجہ میں انسانی قویٰ میں عدل پیدا ہوتا ہے اور نشوونما کے لئے قویٰ کا عدل ضروری ہے۔ سچائی اور انصاف کو ہم تقویٰ بھی کہہ سکتے ہیں۔ ان کا نام عدل بھی ہے۔ اور جب بھی کوئی نظام اعتدال پر آجائے تو اس میں نشوونما کی قوتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ سچائی کے نتیجہ ہی میں سائنس نے ترقی کی ہے۔ جھوٹا دماغ سائنس میں ترقی نہیں کر سکتا۔ سائنس کی بنیاد اور سائنسی ترقی کے دروازہ میں داخل ہونے کی پہلی شرط یہ ہے کہ انسان دنیا کے پیمانے میں متقی ہو جائے۔ دنیا کے پیمانے میں متقی کی تعریف بعض پہلوؤں سے تو مختلف ہوتی ہے لیکن بنیادی طور پر وہی ہے جو عام طور پر سمجھی جاتی ہے یعنی انسان سچ بولے، وہ خوش فہمیوں میں مبتلا نہ ہو، تصورات کی دنیا میں نہ رہے، کہانیوں میں بستا نہ ہو، بلکہ واقعات اور سچائیاں اس کی انگلی پکڑ کر جس طرف لے جائیں خواہ طبیعت چاہے یا نہ چاہے وہ اس طرف چلا جائے۔ یہ عام انسانی تقویٰ کی تعریف ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اسی تعریف کو بالآخر ہدایت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں تقویٰ کی جو پہلی تعریف ملتی ہے وہ یہی ہے نہ صرف وقت کے لحاظ سے اور CHAPTERS کے لحاظ سے یہ پہلی ہے بلکہ اپنے مقام کے لحاظ سے بھی پہلی ہے۔ یہ ایسی تعریف ہے جو تمام انسانوں کے درمیان مشترک ہے"۔

(احمدی آرکیٹیکٹس سے خطاب
فرمودہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

اپنے بچوں کو نماز کی عادت ڈالیں اور نماز کا ترجمہ بھی یاد کرائیں

سانحہ ارتحال

○ مکرم رائے عبید اللہ صاحب منگلا مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۹۰ء بروز منگل بوقت چار بجے صبح بقضائے الٰہی چک منگلا میں وفات پاگئے۔ موصوف جماعتِ احمدیہ چک منگلا کی معروف شخصیت تھے۔ جماعتی امور میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے۔ کافی عرصہ تک جماعتِ احمدیہ چک منگلا میں بطور سیکرٹری اصلاح و ارشاد خدمات بجا لاتے رہے۔ بوقت وفات آپ کی عمر ۶۰ سال تھی۔ نماز جنازہ اسی دن چک منگلا میں ادا کی گئی جو مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے پڑھائی۔ جس میں علاقہ کے سینکڑوں احباب کے علاوہ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

○ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مرزا محمد اسحاق صاحب بعمر ۶۵ سال مورخہ ۵ مئی ۱۹۹۰ء شام سات بجے مختصر علالت کے بعد اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔

○ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ سکنہ چک چھور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۹۰ء بروز جمعرات بوقت ۶ بجے شام بعمر ۷۲ سال فیصل آباد میں بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ آپ چوہدری بھنڈے خان صاحب کاہلوں کی بیٹی تھیں۔

آپ نے اپنی ایک بیٹی بطور یادگار چھوڑی ہے۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۹۰ء بروز جمعہ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ دار الضیافت میں مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ، ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱ ، ہجرت ۱۳۶۹ ہش ۳۱ ، مئی ۱۹۹۰ء

مشرقی یورپ اور ہماری ذمہ داریاں

جوں جوں اللہ تعالیٰ ترقی کے سامان پیدا کرتا چلا جاتا ہے ہماری ذمہ داریاں بھی اسی نسبت سے بڑھتی چلی جاتی ہیں اسی کے مطابق ہمارے عزم۔ ہمت اور حوصلہ میں پختگی اور بلندی کا پیدا ہونا ایک فطری ضرورت بن جاتا ہے۔ ہماری سو سالہ تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ یوں تو مذہب کی ہزاروں سال کی تاریخ بھی ہمارے سامنے ہے لیکن ہماری اپنی تاریخ قریب کا واقعہ ہے اور اسکے ہر نشیب و فراز سے ہم واقف بھی ہیں اور اسے بہتر طریق پر سمجھ سکتے ہیں۔ اس گذشتہ سو سال میں جماعت پر مختلف دور آئے اور جب جب تیز رفتار ترقی کا دور آیا خدا کے فضل سے ہمارا عزم پختہ سے پختہ تر ہو گیا اور ہمارا حوصلہ بلند سے بلند تر۔ قربانی کی ضرورت پیش آئی تو اللہ تعالیٰ نے جماعت کو صحیح معنوں میں بھرپور قربانی کی توفیق دی جس سے اپنے حیران ہوئے اور بیگانے پریشان۔

اب مشرقی یورپ میں جو کچھ ہوا ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں جو کچھ ہونے والا ہے وہ ہمارے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری تیز رفتاری برق رفتاری کا تقاضہ کرتی ہے۔ ان تبدیلیوں سے کچھ حاصل کرنے سے بھی پہلے ہمیں کچھ دینا پڑے گا۔ اور اس دینے کے نتیجہ میں خدا نے چاہا تو مشرقی یورپ کے دلوں کو اطمینان حاصل ہو گا۔ حضرت امام جماعت (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپکی مدد فرماتا رہے) نے اپنے ایک حالیہ خطبہ میں فرمایا ہے کہ "بلاشبہ احمدیت ہی وہ روشنی ہے جو مشرقی یورپ کے دلوں کو مطمئن کر سکتی ہے" یہ روشنی ہے جو ہم مشرقی یورپ کو دینا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں۔ اندھیروں میں بھٹکتے ہوؤں کو روشنی سے زیادہ کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پہلے روشنی بعد میں باقی باتیں۔

حضور انور نے فرمایا ہے کہ واقعہ یہ ہے کہ "خدا کی تقدیر نے مشرقی بلاک کے لوگوں کو دین حق قبول کرنے کے لئے تیار کر دیا ہے" دین حق ان کو دینا ہمارا کام ہے۔ ہمیں ہر جہت پر غور کر کے وہ طریق معلوم کرنے ہیں اور پھر ان پر عمل کرنا ہے جن سے دین حق کی روشنی ان لوگوں تک پہنچے اور وہ آستانہ الوہیت پر آ گریں اور یہ سمجھ جائیں کہ خدا ہے۔ اور خدا بڑی قدرتوں والا ہے۔ اور اس کے بغیر اور کوئی نہیں جس کا حکم ساری دنیا پر چلتا ہو۔

لے کے رشوت یہاں وہاں سے تم
بیوی بچوں کو پالتے ہو اگر
ان کے پاؤں تلے بچھا کر آگ
"صاف" کرتے ہو ان کی راہگذر

ـــــــ ابوالاقبال ـــــــ

دیدنی ہے میری مجبوری کا عالم ہمدم
خود کو آزاد سمجھنے پہ بھی مجبور ہوں میں

میری تدبیر بھی جب قبضۂ تقدیر میں ہے
خود کو مجبور سمجھتا ہوں تو معذور ہوں میں

تو ہی بتلا مرے مولا یہ معمہ کیا ہے
تو ہے نزدیک مرے تجھ سے مگر دور ہوں میں

اپنے اس نام سے کچھ شرم سی آتی ہے مجھے
اشرف الخلق کے جس نام سے مشہور ہوں میں

کرمِ خاکی سے نہیں بڑھ کے حقیقت میری
پھر وہ کیا بات ہے جس بات پہ مغرور ہوں میں

میں ترا عبد ہوں مولا مرا معبود ہے تو
مُزد کی بات نہ کر کیا کوئی مزدور ہوں میں

عالمِ سود و زیاں سے مرا برتر ہے مقام
تیرا صد شکر کہ ہر حال میں مسرور ہوں میں

مجھ سے ناراض ہیں کچھ لوگ تو معذور ہیں وہ
انکے افکار کی دنیا سے بہت دور ہوں میں

کوئی کافر تجھے کہتا ہے تو کہنے دو ظفر
اپنے مولا کی نگاہوں میں تو منظور ہوں میں

ظفر محمد ظفر

اعلان

"تشحیذ الاذہان" اور "خالد" مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام شائع ہونے والے دو رسالے ہیں جو بچوں اور نوجوانوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور انہیں جماعت کے بارے میں نہایت ضروری معلومات فراہم کرتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ نیکی کی اس جاری شدہ نہر کو گھر گھر پہنچانے میں ہماری معاونت فرمائیں۔ اگر آپ کے کوئی عزیز بیرونِ ملک مقیم ہوں تو یہ رسائل ان کے نام جاری کروا کر جہاں آپ اپنے اعزہ و اقرباء کی تربیت اور دینی تعلیم کو بہتر کرنے کے باعث بنیں گے وہاں یہ امر ادارہ کی بہتری اور ترقی میں بھی ممد و معاون ثابت ہو گا۔ مزید تفصیلات کے لئے مینجر ادارہ خالد و تشحیذ سے رجوع کریں۔

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

اسرائیلی کابینہ

اسرائیلی کابینہ ایک قائم مقام وزیر اعظم کی سربراہی میں کام کر رہی ہے۔ اگرچہ وزیرِ اعظم وہی ہیں جو حکومت ٹوٹنے سے پہلے تھے لیکن جب تک دوسری حکومت نہیں بن جاتی دوسرے وزیر اعظم بھی مقرر نہیں کئے جا سکتے۔ صدر بش نے تیونس کے صدر زین العابدین بن علی سے گذشتہ روز کہا کہ واشنگٹن اس بات کی مسلسل کوشش کرتا رہے گا کہ اسرائیلی، فلسطینی گفتگو ہونی چاہیئے لیکن یہ کوشش اسی وقت کی جا سکتی ہے جب نئی حکومت برسرِ اقتدار آجائے۔ اب چونکہ ایک عرب سربراہی کانفرنس ہونے والی ہے، صدر بش نے بن علی کے دورے کے دوران یہ کہنا مناسب سمجھا کہ امریکہ باقاعدہ اس بات میں دلچسپی لے رہا ہے اور مسلسل دلچسپی لیتا رہے گا کہ اسرائیل اور فلسطینی امن کے لئے آپس میں بات کریں۔ یہ بات قاہرہ میں ہو سکتی ہے۔

بن علی امریکہ کے سہ روزہ دورے پر وہاں گئے تھے۔ انہوں نے صدر بش سے کہا کہ عرب ممالک یہ نہیں چاہتے کہ امریکہ کوئی ایسا اقدام کرے جس سے آئندہ گفتگو کا امکان ہی نہ رہے۔ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ مسٹر جیمز بیکر نے قاہرہ میں گفتگو کی تجویز پیش کی تھی اور یہ اس وقت سے بات چلی آ رہی ہے جب مقبوضہ علاقوں میں فلسطینیوں کے انتخابات کا معاملہ سامنے آیا تھا۔ کیونکہ مسٹر بیکر کی تجویز پر عمل نہیں ہو سکا بلکہ اس سے اتفاق بھی نہیں کیا جا سکا۔ اس لئے اسرائیل کی حکومت زیادہ دیر تک نہ چل سکی۔ صدر بش نے بن علی سے ملاقات کرنے سے پہلے کہا کہ تیونس مشرقِ وسطیٰ میں استحکام کی ایک بہتر مثال پیش کرتا ہے۔ تیونس نے اکثر مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کو گفت و شنید سے نپٹانے کی تجاویز پیش کی ہیں اور مشرقِ وسطیٰ کے مسائل میں عرب۔ اسرائیل جھگڑا بھی شامل ہے۔ جہاں تک تیونس کا تعلق ہے یہ تنظیم آزادیٔ فلسطین کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے اور یہیں عام طور پر امریکہ اور تنظیم آزادیٔ فلسطین کے رہنماؤں کی گفتگو ہوتی ہے۔ جب یاسر عرفات نے واشنگٹن کا دورہ کیا تھا انہوں نے بن علی کو اپنا ترجمان بنایا تھا لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تیونس کے رہنما نے پی۔ ایل۔ او کا کوئی پیغام مسٹر بش کو دیا۔ جہاں تک مسٹر بن علی کا تعلق ہے انہوں نے روسی یہودیوں کے مقبوضہ علاقوں میں جانے کا بھی ذکر کیا اور اس بات پر زور دیا کہ ان کا ملک اس عمل کے سراسر خلاف ہے۔ صدر بش نے بھی امریکہ کی طرف سے اس بات کا اظہار کیا کہ مقبوضہ علاقوں میں روسی یہودیوں کو بسانے کے سخت خلاف ہیں۔ انہوں نے اسرائیل کے اس حق کی تو تائید کی کہ یہودی روس سے وہاں آسکتے ہیں لیکن وہاں آکر انہیں اسرائیل ہی کی حدود میں رہنا چاہیئے اور یہ وہ حدود ہیں جو مشرقِ وسطیٰ کی جنگ ۱۹۶۷ء سے پہلے تھیں۔

حسنی مبارک چین میں

چین کے ڈینگ ژیاؤ پنگ ایک وقت میں بلکہ ایک عرصے تک چین کے ہمہ جہت رہنما تھے۔ گذشتہ سال جب تیانامن چوک میں طلباء نے جمہوریت پسندی کی تحریک چلائی تو اس کے نتیجے میں ڈینگ ژیاؤ پنگ کو اپنے ہر عہدے سے فارغ ہونا پڑا۔ کہا جاتا تھا کہ شاید یہ طلباء پر اس سختی کے قائل نہیں جس سے ان کے مظاہرے رد کئے جا سکتے تھے۔ اسوقت سے لے کر اب تک وہ دنیا کے سامنے نہیں آئے اور گذشتہ ہفتے یہ افواہ اڑ گئی کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اب مصر کے صدر حسنی مبارک نے چین کا دورہ کیا ہے تو ڈینگ ژیاؤ پنگ کی وفات کی تردید کا موقعہ بن گیا۔ اسلئے کہ صدر حسنی ان سے ملے اور فوٹو گرافروں کی فوج کی فوج نے تصاویر لیکر دنیا بھر میں پھیلا دیں۔ ژیاؤ پنگ جن کی عمر ۸۵ سال ہے۔ تنومند نظر آتے تھے اور حسنی مبارک سے مصافحہ کرتے ہوئے ایک صحت مند شخص کی طرح خوب اچھی طرح ہاتھ ہلایا۔ اگرچہ اسکے بعد حسنی مبارک کی جوان سے بیٹھک ہوئی اس میں مغربی ممالک کے اخباری نمائندوں کو آنے کی اجازت نہیں تھی اور مصر کے سفارت کاروں سے بھی جب صحافیوں نے سوال پوچھے تو انہوں نے یہی کہا کہ وہ بہت مصروف ہیں اس لئے ڈینگ ژیاؤ پنگ اور حسنی مبارک کی ملاقات کی تفصیل بیان نہیں کر سکتے۔

جب ڈینگ کی وفات کی افواہ اڑی تو ایشیا کی مالیاتی منڈیاں بند رہیں۔ صدر ینگ شنگ کون نے بیجنگ ائرپورٹ پر بتایا کہ ڈینگ کے ساتھ چینی سیاسی رہنما اکثر ملاقات کرتے رہتے ہیں اور وہ بھی باوجود اس کے کہ ڈینگ کے پاس اب کوئی عہدہ نہیں ہے۔ ینگ اسوقت لاطینی امریکہ جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک بالکل فطری امر ہے کہ اب ڈینگ کے پاس کوئی عہدہ نہیں ہے۔ وہ پہلے کی طرح دنیا کے سامنے نہیں آتے۔ ینگ کی عمر اسوقت ۸۳ سال ہے ینگ نے ڈینگ ژیاؤ پنگ کا ذکر کرتے ہوئے ان کے ایک بیدار شخصیت کا تصور دیا اور کہا کہ وہ اپنی زندگی کی شفق میں اکثر برج کھیلتے ہیں کیونکہ برج کھیلنے کا ہی انہیں شوق ہے اور انہوں نے برج کھیلنا کبھی نہیں چھوڑا۔ عجیب بات ہے کہ انسان کچھ دیر اپنے عہدوں سے فراغت کے بعد دنیا کے سامنے نہ آئے تو اسکی زندگی اور موت ایک جیسے ہو جاتے ہیں اور لوگ ایسے شخص کے متعلق ہر وقت یہی سوچتے ہیں کہ اب وہ اس دنیا میں نہیں ہے۔ یہی کیفیت ڈینگ ژیاؤ پنگ کے ساتھ ہے جو ایک لمبے عرصے تک چین کے سیاہ و سفید کے مالک سمجھے جاتے تھے۔

روسی سفیر

حال ہی میں روس کے گشتی سفیر آئیگور اینڈروپوف نے عمان میں کہا کہ روسی یہودیوں کو مقبوضہ عرب علاقوں میں بسانا عالمی قانون کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے یہ بات فرانس کی نیوز ایجنسی سے کہی اور اس بات کی مذمت کی کہ اسرائیل روس سے آنیوالے یہودیوں کو فلسطینیوں کے علاقوں میں جو اس وقت اسرائیل کے قبضے میں ہیں بسانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فلسطینیوں کے حقوق کی پامالی کی واضح مثال ہے۔ مسٹر اینڈروپوف نے عمان کا تین روز کا دورہ کیا اور کہا کہ روس کی پارلیمنٹ اس بات پر ووٹنگ کرنے والی ہے کہ جو روسی جنمیں یہودی بھی شامل ہیں اسرائیل گئے ہیں انہیں روس واپس آنے کا پورا اختیار ہے۔ یہ قانون ان یہودیوں کو جو پہلے ہی اپنے پاسپورٹ کھو چکے ہیں واپس آکر نئے پاسپورٹ حاصل کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ روس سے آنیوالے یہودیوں نے عرب ممالک میں خطرے کی لہر دوڑا دی ہے اور عراق نے پی ایل او کی درخواست پر اپنے ہاں ایک ایمرجنسی عرب چوٹی کانفرنس اسی مہینے بلانے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کانفرنس کے دوران اسرائیل آنے والے روسی یہودیوں سے جو خطرات پیدا ہو سکتے ہیں ان پر گفتگو کی جائے گی۔ اس سال اب تک تئیس ہزار روسی یہودی اسرائیل آچکے ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تعداد جلد ہی ایک لاکھ تک پہنچ جائے گی۔ مسٹر اینڈروپوف روسی کمیونسٹ پارٹی کے سکرٹری جنرل اور کے جی بی کے چیف یوری اینڈروپوف کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مشرق وسطیٰ کا دورہ کر رہے ہیں تاکہ ان ممالک کو اس کانفرنس سے تعاون کرنے کیلئے تیار کیا جائے جو آئندہ ستمبر میں سپین میں ہونے والی ہے عمان میں وہ وزیر خارجہ مسٹر مروان القاسم سے ملے اسی طرح شام اور مصر میں بھی انہوں نے وزراء سے مل کر اپنے انہی خیالات کا اظہار کیا۔

فلپائن میں امریکی اڈے

فلپائن میں کافی دیر سے امریکی فوجی اڈے موجود ہیں لیکن جیسا کہ فوجی اڈوں کے قیام کا دستور ہے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ایسے معاہدوں کی تجدید ہوا کرتی ہے عام طور پر تو تجدید ہو ہی جاتی ہے لیکن بعض اوقات اس میں مشکلات بھی پیدا ہو جاتی ہیں اب جبکہ فلپائن میں امریکہ کے فوجی اڈوں کی تجدید کا وقت ہے فلپائن کے بہت سے لوگ سڑکوں پر نکل آئے ہیں اور اس بات کی مذمت کر رہے ہیں کہ فلپائن میں فوجی اڈے قائم رہیں بلکہ انہوں نے امریکہ کے دو ہوا باز کلارک ائربیس کے قریب ہلاک کر دیئے امریکہ سے گفت و شنید کرنے والے وفد کے چیف رچرڈ آرمی ٹیج نے امریکی ہوا بازوں کے قتل کے متعلق سخت الفاظ استعمال کرتے ہوئے کہا کہ یہ نہایت ظالمانہ بھدا طریق ہے دو ملکوں کے آپس میں تعلقات کو خراب کرنے کا۔ انہوں نے یہ بھی کہا

باقی ص۴ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندہ الفضل

ربوہ ریلوے سٹیشن پر چناب کا حادثہ اور جماعت احمدیہ کی خدمات

گزشتہ دنوں ایک شام کا ذکر ہے۔ کراچی سے آنے والی چناب ایکسپریس ربوہ کے اسٹیشن پر رکی۔ افطاری کا وقت ہو گیا تھا۔ مسافروں نے کھانا وغیرہ کھایا۔ ڈائننگ کار کے کھانے مسافروں میں تقسیم ہو گئے۔ گارڈ نے وسل بجائی اور ہری جھنڈی لہرا دی۔ گاڑی پلیٹ فارم سے آہستہ آہستہ رینگنے لگی۔ ابھی گاڑی کا آخری ڈبا پلیٹ فارم سے نکلا ہی تھا کہ گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ اگلے ڈبوں کو زبردست جھٹکا لگا۔ ڈرائیور نے فوراً گاڑی روک لی۔ معلوم ہوا کہ کسی میکانکی نقص کے نتیجے میں انجن کے ساتھ لگی ہوئی پہلی بوگی کے چار پہیئے پٹڑی سے اتر گئے ہیں۔

ربوہ شہر کے وسط میں سے ریل کی پٹڑی گزرتی ہے۔ چنانچہ ایک غیر معمولی جگہ پر گاڑی کے رک جانے کا چند ہی منٹوں میں پتہ لگ گیا۔ جماعت احمدیہ کے منظم خدام قریبی محلوں سے فوراً پہنچ گئے۔ گاڑی کے گارڈ اور ڈرائیور نے بتایا کہ فوری طور پر یہ گاڑی آگے نہیں جا سکتی اس کی مرمت میں کئی گھنٹے لگ جائیں گے۔

دارالضیافت کے دفتر میں یکایک فون کی گھنٹی بجی۔ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے گاڑی کے حادثہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ فوری طور پر دارالضیافت کی طرف سے مسافروں کو تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کی جائیں۔ جب تک گاڑی مرمت نہ ہو جائے ان کے آرام اور کھانے پینے کا خیال رکھا جائے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے یہ بھی ہدایت کی کہ صورت حال سے انہیں لمحہ بہ لمحہ باخبر رکھا جائے۔

چنانچہ آپ کی اس ہدایت کے مطابق گاڑی کے مسافروں کی ہر ممکن مدد کی گئی خاص طور پر کھانے کی سہولت بہم پہنچانے کیلئے فوری کارروائی کی گئی۔

کچھ دیر کے بعد ریلوے کی ریلیف وین فیصل آباد سے اور ریلیف ٹرین لاہور سے آگئی اور گاڑی کے پہیوں کو پٹڑی پر چڑھانے کا کام شروع کر دیا گیا۔ گاڑی کا عملہ اور ڈائننگ کار کا عملہ گاڑی ہی میں تھا۔ چنانچہ گاڑی روانہ ہونے سے قبل سحری کے وقت ریلیف ٹرین کے عملہ، ٹرین کے عملہ اور دیگر افراد کی سحری کا انتظام کرنے کے لئے رات کے پونے دو بجے دارالضیافت کا عملہ پھر سے مستعد ہو گیا۔ خدام الاحمدیہ کے نوجوان جو ڈیوٹی پر موجود تھے ان کے تعاون سے ریلوے اسٹیشن پر میزیں لگا کر نہایت پروقار طریقے سے سحری کھلائی گئی۔ کھانا چائے ہر چیز نہایت وافر تھی۔

آخر رات کے قریباً تین بجے انچارج ریلوے نے بتایا کہ گاڑی مرمت ہو گئی ہے اور اب روانگی کے لئے تیار ہے۔ اور اس طرح سے چناب ایکسپریس روانہ ہو گئی۔

چناب کی روانگی کے چند منٹ کے بعد سرگودھا ایکسپریس جو چنیوٹ سٹیشن پر رکی ہوئی تھی ربوہ آئی۔ اس کے بعض مسافروں کو بھی سحری چائے وغیرہ دارالضیافت کی طرف سے پیش کی گئی۔

اس خدمت میں دارالضیافت کا سارا عملہ جو رات ۸ بجے سے صبح ۳ بجے تک ہنگامی بنیادوں پر کام کرتا رہا اور دارالصدر جنوبی اور دارالرحمت وسطی کے ۳۰، ۴۰ خدام و اطفال نے خاص حصہ لیا۔

اسٹیشن ماسٹر صاحب کے تاثرات

اس ضمن میں جب نمائندہ الفضل نے ربوہ کے اسٹیشن ماسٹر جناب مکرم سید امیر حیدر شاہ صاحب سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے اہل ربوہ کے حسن سلوک اور مہمان نوازی پر بے حد شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ دارالضیافت کے عملہ اور دیگر نوجوانوں نے بہت اچھا کام کیا۔ مسافروں اور ریلوے کے عملہ کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔ ریلوے کے افسروں، ملازمین اور دیگر عملے کو سحری کھلائی۔ چھوٹے چھوٹے بچے مسافروں کو پانی اور چائے پہنچاتے رہے۔

مکرم سید امیر حیدر شاہ صاحب ربوہ میں ایک سال سے متعین ہیں۔ ریلوے میں ان کی ۲۷ سال کی سروس ہے اس سے قبل دو اور سٹیشنوں پر بھی بطور اسٹیشن ماسٹر کام کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ حادثہ ربوہ کے علاوہ کہیں اور ہوتا تو ہم کو بڑی مشکلات پیش آتیں۔ خدا کا شکر ہے کہ جماعت کے حسن انتظام سے تمام مراحل آسانی سے طے ہو گئے اور مسافروں کو کوئی پریشانی نہ ہوئی۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس موقعہ پر محترم ناظر صاحب امور عامہ نے بنفس نفیس ریلوے سٹیشن پر جا کر خدام کے کام کو سراہا۔ اس طرح مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نے کھانا فراہم کرنے اور دیگر سہولیات کے بہم پہنچانے میں خاصی تگ و دو کی۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

کہ اگر امریکہ سے کہا گیا کہ وہ اپنے اڈے ختم کر دے تو وہ یقیناً فلپائن میں اپنے اڈے بلا تاخیر ختم کر دے گا۔ اس گفت وشنید کیلئے خاصے حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے۔ کیونکہ خطرہ یہ تھا کہ جن لوگوں نے دو امریکی ہوابازوں کو ہلاک کر دیا ہے وہ اس جگہ پر بھی حملہ کرنے کی کوشش کریں گے جہاں گفت وشنید ہو رہی ہے مسٹر آرمی ٹیج نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ فلپائن سے اڈے ہٹا لینے سے ان کے وقار کو کسی قسم کا دھچکا نہیں لگے گا۔ مزید انہوں نے یہ بھی کہا کہ گفت وشنید کا نتیجہ چاہے کچھ بھی نکلے۔ امریکہ اس ملک میں قومی توازن قائم رکھنے کی کوشش کرے گا۔ اس ملک میں اور بحرالکاہل میں۔ اور یہاں ہم کچھ ہی کہیں ہماری اس پوزیشن پر ہرگز کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ ہمارے دو طرفہ تعلقات اور ہماری دلچسپیاں اتنی مضبوط اور ایک دوسرے سے موافقت رکھتی ہیں کہ ہمیں آپس کی اتحادی فضا کو قائم ہی رکھنا پڑے گا۔ فلپائن کی طرف سے وزارت خارجہ کے رال مین گلاپس نے واشنگٹن سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے عہد کا پاس کرے اور کلارک سوبک نیول بیس کا صحیح معاوضہ ادا کرے۔ مین گلاپس نے یہ بھی کہا کہ امریکہ نے ان اڈوں کے سلسلے میں وعدہ خلافیاں کی ہیں اور اس طرح فلپائن کو ۲۲ کروڑ ڈالر سے بھی زیادہ کا نقصان ہوا ہے۔ اور یہ اس نقصان سے دوگنے سے بھی زیادہ ہے۔ جو اس سے پہلے انہیں برداشت کرنا پڑا تھا۔

بالٹک ریاستیں

بالٹک ریاستوں کے راہنماؤں نے روس اور امریکہ کے صدران سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کی آزادی کے معاملات حل کرانے کی کوشش کریں۔ بالٹک ریاستوں کے صدر صاحبان نے جس روز کونسل آف بالٹک سٹیٹ کا احیاء کیا اس سے اگلے ہی روز یہ کوشش شروع کر دی کہ ماسکو کے ساتھ گفت وشنید کی کوئی طرح پڑنی چاہیئے اور اس طرح ان پابندیوں کو روکا جائے۔ جو روس نے لتھوانیہ کے خلاف عائد کی ہوئی ہیں۔ لتھوانیہ کی وزیر اعظم کاضی میرا نے مغربی ممالک کے دارالحکومتوں کے دورے سے واپس آکر کہا کہ یوں سمجھ لیجئے کہ ان تمام ممالک نے سفارتی طور پر لتھوانیہ کو تسلیم کر لیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ یہ تجویز پیش کریں گی کہ ان کی ری پبلک کی پارلیمنٹ اعلان آزادی کو فی الوقت معطل کر دیں۔ ماسکو کے ساتھ لتھوانیہ کے تعلقات کو بہتر کرنے کے سلسلے میں لتھوانیہ کے صدر لینڈز برجس نے کہا کہ تینوں ریاستوں کے رہنماؤں نے جارج بش اور میخائل گورباچوف کو ایک خط بھیجا ہے اور ان دونوں سے کہا ہے کہ وہ تہہ دل سے ہمارے مسائل پر غور کریں۔ اگرچہ انہوں نے یہ تو نہیں بتایا کہ اس خط میں کیا کچھ لکھا ہے کہ یہ ایک سفارتی خط ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اور ان کی دیگر ریاستیں لٹویا اور اسٹونیا گورباچوف سے یہ مطالبہ کر رہی ہیں کہ وہ انہیں ملاقات کا موقعہ دیں۔ ان تینوں ریاستوں کو روس نے ۱۹۴۰ء میں اپنی ریاست میں ضم کر لیا تھا اور جب ۱۱ مارچ کو لتھوانیہ نے اپنی آزادی کا اعلان کیا تو گورباچوف نے اقتصادی پابندیاں لگا دیں گذشتہ روز لتھوانیہ کی وزیر اعظم نے کہا کہ انہوں نے ایک رنگ میں اپنے آپ کو تسلیم کروا لیا ہے۔ وہ ماسکو میں بھی کچھ دیر ٹھہریں اور کہا کہ پانچ ممالک جن کا انہوں نے دورہ کیا تھا۔ نے لتھوانیہ کے اس حق کو تسلیم کیا ہے کہ وہ آزادی کا اعلان کر سکتی ہیں۔ اور اس بات پر بھی اتفاق کیا کہ روس کے ساتھ گفت وشنید ہونی چاہیئے۔ ان تمام ممالک نے میرا نہایت احسن طریق پر استقبال کیا۔ اور اس کو میں اپنے ملک کا تسلیم کیا جانا سمجھتی ہوں۔ لٹویا اور اسٹونیا کے صدر اور اسی طرح لتھوانیہ کے بھی گذشتہ روز ۵۶ سال پرانی سیاسی بلاک کے احیاء کے لئے ایک دوسرے سے ملے اور یہ فیصلہ کیا کہ وہ تینوں ایک فرنٹ کی حیثیت سے روس سے قطع تعلق کرنا چاہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمیل الرحمٰن رفیق

ایک سائنسی واقعہ اور اسکی تشریح

ہماری کار ۱۱۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے کینیا کی صاف ستھری خوبصورت اور کشادہ سڑک پر نیروبی سے کسوموں کی طرف قریباً دوسو میل کے سفر پہ رواں دواں تھی کہ سرخ روشنی نے یکایک اشارہ دیا کہ جنریٹر نے یکدم کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ فین بیلٹ ٹوٹ چکی تھی جس کی وجہ سے انجن اگر چلتا رہتا تو اس کے جام ہو جانے کا خطرہ تھا۔

ہم قریب ترین قصبہ نئے واشا (Nai Vasha) سے دس پندرہ کلومیٹر دور تھے جہاں سے ہمیں کار کے لئے نئی فین بیلٹ دستیاب ہو سکتی تھی۔ طبیعت میں پریشانی پیدا ہوئی اور میں نے ساتھیوں سے کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نصرت فرمائے۔

میں نے انجن کو گیئر سے نکال دیا تاکہ انجن پر بوجھ نہ پڑے اور کار کو روکا نہیں تاکہ جتنا آگے وہ خود بخود جا سکتی ہے چلی جائے اور جب بالکل کھڑی ہو جائے گی تو پھر کوئی تدبیر کریں گے۔

سڑک بعض جگہ سے بلندی پر چڑھتی تھی اور پھر اترائی آتی تھی ہم دعائیں کرتے بغیر انجن کی طاقت کے پہلے سے حاصل شدہ رفتار کے بل بوتے پر خدا کے فضل سے آگے بڑھ رہے تھے۔ مگر خدا کا عظیم الشان فضل ہوا کہ کار جیسے چند میٹر کے فاصلے پر رک جانا چاہئے تھا بدستور چلتی رہی، اگرچہ اس کی رفتار پہلے سے کم ہوئی مگر پھر بھی ۳۰/۴۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہم آگے بڑھ رہے تھے۔ ٹریفک کی وجہ سے مجھے کبھی کبھار بریک بھی لگانا پڑی مگر بریک چھوڑتے ہی کار پھر نسبتاً تیز ہو جاتی رہی اور اس طرح ہم بخیر و خوبی خدا کی اس عظیم نصرت پر شکر ادا کرتے نئے واشا ٹاؤن میں پہنچ گئے۔ نئی فین بیلٹ ڈالی ایک زائد بھی ساتھ رکھ لی اور اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔

ایک اور بار اسی سڑک پر اسی علاقے سے مگر اب کی بار واپس آتے ہوئے ایسا احساس ہوا کہ کار میں گویا کوئی خرابی ہو گئی ہو، باوجود پورا accelerator دبانے کے کار ۶ کلومیٹر گھنٹہ کی رفتار سے آگے نہ بڑھتی تھی۔ ناچار کار روکی اور اس کا جائزہ لیا کہ کیا وجہ ہے مگر کچھ سمجھ میں نہ آ سکا۔ زیادہ سے زیادہ یہ خیال آیا کہ پٹرول میں کوئی گند ہوگا جس کی وجہ سے یہ خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اور جب اس خاص حصہ سے آگے ہم بڑھ گئے تو کار میں پھر پہلے کی سی طاقت عود کر آئی اور فراٹے بھرنے لگی اس سے اس خیال کو مزید تقویت حاصل ہوئی کہ پٹرول میں کوئی گند کا ذرہ تھا جس کی وجہ سے کار اچھی طرح چل نہیں رہی تھی اب وہ گند نکل گیا ہے

کینیا میں چند ایسے مقامات ہیں جہاں کثرت سے خطرناک حادثات ہوتے رہتے ہیں جن میں کئی جانیں تلف ہو چکی ہیں۔ مذکورہ حصہ سڑک بھی انہیں ایسے چند مقامات میں سے ایک ہے۔ باوجود تحقیق بسیار کے کسی سے یہ معمہ حل نہ ہو سکا کہ خاص ان مقامات پر ہی کیوں حادثات زیادہ اور خطرناک قسم کے ہوتے ہیں۔ حالانکہ سڑک نہایت کشادہ اور عمدہ ہے۔

سائنسی تحقیق

چند سال ہوئے نیروبی میں ہمارے ایک دوست مکرم ڈاکٹر محمد شمیم صاحب بطور پروفیسر کیمسٹری یونیورسٹی آف نیروبی میں تعینات ہوئے۔ چھٹیوں میں سیر کے لئے ملک کے دوسرے حصے دیکھنے کیلئے اپنی کار پر گئے، واپسی پر انہوں نے بتایا کہ رستہ میں فلاں جگہ کار اچھی طرح چل نہیں رہی تھی مگر خیر ہم ٹھیک ٹھاک آ گئے۔ انہوں نے اس حصہ سڑک پر کار کے غیر معمولی طور پر سست ہو جانے اور اس علاقہ سے باہر کار کے نارمل طریق پر چلنے کو خاص طور پر محسوس کیا۔ اور کہا کہ ضرور کوئی غیر معمولی قوت اس جگہ زمین میں ہے جو کار کو چلنے میں مزاحمت کرتی ہے

بعد میں انہوں نے یہ بھی معلوم کر لیا کہ ایک طرف جاتے ہوئے کار معمول سے زیادہ رفتار سے چلتی ہے حالانکہ رستہ نسبتاً چڑھائی والا ہے مگر واپسی پر اگرچہ کچھ اترائی بھی ہے مگر کار کو ایسے معلوم ہوتا ہے کوئی طاقت پیچھے کھینچ رہی ہے۔

بعد میں یونیورسٹی آف نیروبی نے مکرم ڈاکٹر صاحب کو اس امر کی مزید تحقیق کے لئے مقرر کر دیا اور اس کام کے لئے بجٹ بھی رکھا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب اسی تعلق میں پروگریس سے مجھے اطلاع دیتے رہتے تھے۔

ایک دن کہنے لگے آج میرے ساتھ وہاں چلیں آپ کو ایسی چیز دکھاؤں گا کہ آپ ششدر رہ جائیں گے۔ ہم دونوں نیروبی سے کار میں روانہ ہوئے اور Nauvasha سے پندرہ بیس کلومیٹر قبل انہوں نے کار روکی اور پختہ سڑک سے نیچے اتار کر کھڑی کر دی، انجن بند کر دیا۔ ہنڈ بریک لگا دی اور کہا کہ آپ ڈرائیونگ سیٹ پر آ جائیں۔ خود ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ کہنے لگے انجن بند رہنے دیں، SWITCH آن رکھیں تاکہ STEERING WHEEL لاک نہ ہو جائے۔ اور انجن کو GEAR سے نکال دیں پھر ہنڈ بریک کھول دیں جونہی میں نے ایسا کیا کار میں حرکت پیدا ہوئی اور آگے کی طرف آہستگی سے چل پڑی۔ چونکہ پختہ سڑک پر پہنچنے کے لئے چڑھائی چڑھنی تھی لہٰذا میں نے سمجھا کہ گاڑی واپس پیچھے کی طرف آ جائے گی۔ مگر گاڑی آہستہ آہستہ وہ چڑھائی عبور کر کے پکی سڑک پر آ گئی اور اس کی رفتار بڑھنے لگی۔ (یاد رہے کہ انجن بند ہے) کار کی رفتار جلد ہی پانچ کلومیٹر فی گھنٹہ ہو گئی پھر دس، پندرہ، بیس، پچیس اور تیس کلومیٹر تک جا پہنچی۔ میرے لئے یہ تجربہ بڑا عجیب تھا۔ مگر ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

کار کی رفتار بتدریج بڑھتے بڑھتے ۸۰/۹۰ کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ گئی۔ اگر زیادہ چڑھائی آتی تو رفتار کچھ کم ہو جاتی اور چڑھائی گذر جانے کے بعد پھر رفتار بڑھ جاتی۔ یہ وہی روٹ تھا جہاں دو سال قبل ہماری گاڑی کی فین بیلٹ ٹوٹی تھی۔ بہر حال گاڑی چلتی رہی حتیٰ کہ ہم نئے واشا ٹاؤن میں جا پہنچے وہاں چونکہ سڑک کا رخ بالکل تبدیل ہو چکا تھا لہٰذا گاڑی خود بخود ٹھہر گئی۔ اگر سڑک اسی رخ پر رہتی تو شائد گاڑی مزید چلتی چلی جاتی۔

اب ہم واپس لوٹ رہے تھے اور باوجود زیادہ سے زیادہ پٹرول دینے کے گاڑی کی رفتار معمولی تھی اور بڑھنے کا نام نہ لیتی صاف احساس ہوتا کہ گاڑی ٹھیک طرح چل نہیں رہی۔ پھر ہم نے ایک جگہ اترائی پر گاڑی کھڑی کی۔ انجن بند کر دیا اور گیئر نیوٹرل کر کے ہینڈ بریک RELEASE کی تو بجائے کار اترائی کی طرف جانے کے اونچائی کی طرف جانے لگی۔ یہ تجربہ بڑا دلچسپ تھا۔

پھر ڈاکٹر صاحب نے لکڑی کا بیلنا، سوڈے کی بوتل اور پلاسٹک کا گول ڈبہ سڑک پر رکھا تو یہ سب اشیاء بھی خود بخود لڑھکنے لگیں۔ مقناطیس صرف لوہے نکل اور کوبالٹ کو کھینچتا ہے۔ مگر یہ کون سی قوت ہے جو لکڑی، شیشے اور پلاسٹک کو بھی کھینچ رہی ہے؟ اس سلسلے میں ڈاکٹر صاحب مزید تحقیق کر رہے ہیں۔ مگر اس وقت تک جو کچھ انہوں نے دریافت کیا ہے وہ کینیا کے روزناموں (۲۶ جون ۱۹۸۹ء) میں شائع ہو چکا ہے۔ ریڈیو پر یہ خبر آ چکی ہے اور ٹی وی پر یہ تجربات دکھائے جا چکے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ عام لوگ اس علاقہ سے گزرتے ہوئے خود تجربات کرتے رہتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے حکومت کو توجہ دلائی ہے کہ اس علاقہ میں سڑک یکطرفہ ٹریفک کے لئے بنائی جائے۔ تاکہ حادثات نہ ہوں۔ حادثات کی وجہ یہ ہے کہ ایک طرف سے جانے والی گاڑی ڈرائیور کی توقع سے زیادہ تیز رفتار ہوتی ہے۔ جبکہ دوسرے رخ سے آنے والی از حد سست۔ اوور ٹیک کرتے وقت ڈرائیور کا اندازہ معمول کے مطابق ہوتا ہے اور مثلاً وہ سمجھتا ہے کہ میں سامنے سے آنے والی گاڑی کے پہنچنے سے پہلے اوور ٹیک آسانی سے کر لوں گا۔ مگر ہوتا یہ ہے کہ اس کی گاڑی رفتار پکڑتے کا نام نہیں لیتی۔ جب کہ سامنے سے آنے والی معمول سے زیادہ رفتار پر ہوتی ہے اور پھر دونوں کی ٹکر ہو جاتی ہے۔ کینیا میں اس قسم کے علاقے دو تین جگہ ہیں۔ معلوم

باقی ص۸ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

ڈاکٹر عطاء الرحمٰن

لو لگ جانا

یہ تکلیف آج کل کی شدید گرمی کے دنوں میں کسی شخص کو بھی ہو جانے کا احتمال ہے۔ اس میں انسانی دماغ کے اس حصہ کو جو ٹمپریچر (جسم کی حرارت) کو کنٹرول کرتا ہے شدید نقصان پہنچتا ہے اور اس میں گڑبڑ ہو جاتی ہے اور نظام بگڑ جاتا ہے

وجوہات

عام طور پر شدید دھوپ یا شدید گرمی میں زیادہ دیر تک رہنے سے خاص طور پر اگر (HUMIDITY) (ہوا میں نمی زیادہ ہونے سے حبس) ہو تو تکلیف جلد ہو جاتی ہے۔ اگر دورانِ خون میں خرابی ہووے تو تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ عام طور پر چالیس سال سے زائد عمر کے افراد کو تکلیف زیادہ جلد ہو جاتی ہے۔

علامات

بیماری کا حملہ فوری ہوتا ہے۔ حملہ سے قبل پسینہ آنا کم ہو جاتا ہے۔ یا بالکل نہیں آتا۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ جلد گرم اور سرخ ہوتی ہے۔ کمزوری۔ سردرد۔ سر کا چکرانا۔ بھوک ختم ہو جانا۔ متلی اور چھاتی میں بے چینی اور ٹمپریچر کا بہت اونچا ہو جانا عام علامات ہیں۔ آنکھوں کی پتلیاں شروع میں سکڑی ہوئی ہوتی ہیں مگر بعد میں پھیل جاتی ہیں۔ نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ ۱۶۰ کے قریب فی منٹ یا اس سے بھی زیادہ سانس کی رفتار ۲۰ سے ۴۰ فی منٹ ٹمپریچر ۱۰۵° یا ۱۰۶° یا اس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ (SHOCK) صدمہ کا اثر ہوتا ہے۔ تشنج کے دورے بھی پڑ سکتے ہیں۔ جو کہ کافی خطرناک ہوتے ہیں۔

تشخیص

اگر کوئی شخص دھوپ یا زیادہ گرمی میں رہا ہووے اور اس کو تیز بخار ہووے تو اس کو SUNSTROKE (سن سٹروک) یا HEAT STROKE (ہیٹ سٹروک) ہونے کا بہت زیادہ احتمال ہے۔ اگر اوپر درج علامات ہوں۔ بعض دفعہ ملیریا یا گردن توڑ بخار یا نمونیہ وغیرہ میں بھی بخار ہو جاتا ہے مگر ان کی اپنی دیگر علامات بھی ہوتی ہیں۔

علاج

اس مرض میں علاج ایک شدید قسم کی ایمرجنسی (EMERGENCY) ہے اور فوری طور پر شروع کر دینا چاہیئے۔ مریض کو دھوپ یا گرمی والی جگہ سے فوری طور پر کسی ٹھنڈی جگہ پر منتقل کریں۔ اگر RECTAL TEMP. ۱۰۶° یا اس سے زیادہ ہووے تو برف والے ٹھنڈے پانی میں ٹب باتھ دینا چاہیئے۔ ہر ۱۰ منٹ بعد ٹمپریچر RECTAL دیکھتے رہیں حتی کہ ٹمپریچر ۱۰۳° پر آ جاوے۔ ہر وقت ڈاکٹر یا نرس کی نگرانی اگر میسّر ہووے تو ضرور ہونی چاہیئے۔ اگر درجہ حرارت زیادہ کر جاوے تو یہ بھی خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں گرمی پہنچانی ضروری ہوتی ہے۔ جب ٹمپریچر کم ہو جاوے تو مریض کو ٹھنڈے ہوادار کمرہ میں رکھیں۔ پنکھا بھی اگر موجود ہو تو اسکے نیچے رکھیں اور جسم پر ٹھنڈی کی ہوئی چادر یا تولیہ لپیٹ دیویں جس میں سے ہو کر ہوا جسم کو لگے۔ جسم پر آہستہ آہستہ مالش بھی کرتے رہیں تاکہ جلد کی شریانیں جو سکڑ جاتی ہیں وہ پھیل جاویں۔ اور جلد میں دورانِ خون تیز ہو کر دماغ کا گرم خون جلد میں آ کر ٹھنڈا ہوتا رہے۔ MORPHIA یا تسکین آور ادویات ہرگز نہ دیویں۔ ماسوائے اس کے کہ تشنج وغیرہ کے دورے پڑ رہے ہوں۔ SALINE DRIP لگایا جا سکتا ہے تاکہ COLLAPSE کو روکا جا سکے۔ 1500 c.c. ISOTONIC SALINE صبح شام دیا جا سکتا ہے بشرطیکہ بخار ۱۰۲° سے کم ہووے۔ اور ڈرپ بہت آہستہ رکھیں ورنہ پھیپھڑوں میں (OEDEMA OF LUNGS) پانی کے بھر جانے یا دل فیل ہو جانے کا خطرہ ہے مریض کو کچھ دن تک بستر میں آرام کرنا چاہیئے گرمی کے دنوں میں کپڑے ڈھیلے ڈھالے پہننے چاہیئں۔ مشروبات اور برف کا استعمال زیادہ کریں۔ پانی میں بھی معمولی سا نمک ملایا جا سکتا ہے۔ تاکہ نمکیات جو پسینے وغیرہ میں ضائع ہوتے ہیں پورے ہوتے رہیں دھوپ یا گرمی میں بلا وجہ نہ جاویں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تکالیف سے بچائے رکھے۔ اور اگر خدانخواستہ تکلیف ہو جاوے تو اپنے فضل سے جلد مکمل شفا دیوے اور کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہووے۔

مرزا خلیل احمد قمر

سونا نما پلاسٹک

سائنسدان عرصے سے ایک ایسا موصل بنانے میں مصروف تھے جو سستا بھی ہو اور بہترین موصل بھی ہو۔ سونا ایک ایسی دھات ہے جو بہترین موصل سمجھی جاتی ہے۔ مگر وہ اتنا مہنگا ہے کہ اس کے عام استعمال کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ایک عرصے کی کوششوں کے بعد برطانیہ کی ڈرہم یونیورسٹی کے سائنس دانوں نے پلاسٹک کو اس طرح تیار کیا ہے کہ وہ بجلی کی ترسیل کے لئے دھاتوں کی طرح موصل کا کام انجام دے سکے گی۔ اس پلاسٹک کی شکل وصورت بالکل سونے جیسی ہے اور کئی صنعتوں میں یہ پلاسٹک سونے کا متبادل بھی بن سکے گی۔ سائنس دان بہت پہلے یہ معلوم کر چکے تھے کہ بعض مرکبات جن میں ایٹموں کی طویل زنجیر ہو اور جو کیمیکل کی دوہری تہری تہہ سے جڑے ہوئے ہوں ان میں ایک ایٹم سے دوسرے ایٹم تک مالیکیول گذر سکتے ہیں۔ ان میں پولی ایس ٹائی لین کا نام سب سے زیادہ سامنے آتا ہے اس پلاسٹک کو بنانا یوں تو آسان بات ہے لیکن یہ مکمل موصل نہیں ہوتا۔ یعنی اس کے اندر سے بجلی کی لہریں ہر سمت میں مکمل طور پر پوری عمدگی کے ساتھ سفر نہیں کرتیں لہٰذا اس پلاسٹک میں کچھ ایسی چیزیں بھی ملانا پڑتی ہیں کہ لہریں ہر سمت میں جا سکیں۔ چنانچہ مسلسل یہ خیال رہا ہے کہ پلاسٹک ایسا ہونا چاہیئے کہ جس میں کسی آمیزش کے بغیر الیکٹران ہر طرف جا سکیں صرف ایٹموں کی زنجیر کا سہارا نہ لیں ان تقاضوں پر جو مصنوعی چیز پوری اترتی ہے وہ ہے پولی سلفر نائی ٹرائیڈ۔ پولی سلفر نائی ٹرائیڈ کا وجود گذشتہ ۸۱ برس سے معلوم ہے لیکن قصہ یہ ہے کہ جن سائنس دانوں نے اس مرکب سے پلاسٹک بنانے کی کوشش کی ان کو بم کے دھماکے سے واسطہ پڑا۔ لیکن اب برطانیہ کے ایک شہر ڈرہم میں ڈاکٹر آتھر ڈینیٹر اور ان کے ساتھیوں نے اس خطرے سے چھٹکارا حاصل کر لیا ہے۔ ڈاکٹر ڈینیٹر نے جو طریقۂ عمل اختیار کیا ہے اس سے دھماکے کا اثر پیدا نہیں ہوتا۔ اور اس کی مدد سے جو پولی سلفر نائی ٹرائیڈ مرکب بنا ہے وہ ایسی دھات کی طرح چمکدار ہے جیسے سونا ہوتا ہے اور اس کو دھاگے یا کیبل کی شکل بھی دی جا سکتی ہے لیکن شومئی قسمت کہ برطانیہ کی کسی کمپنی نے ڈاکٹر ڈینیٹر کی اس ایجاد سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ جاپانی کمپنیوں نے اسے اپنے اپنے نام سے پیٹنٹ کر لیا ہے اور اب یہ کمپنیاں اس پلاسٹک سے بیٹری اور آفتابی سیل بنانے کا کام لیں گی۔ ایک بات اور بھی قابلِ حیران ہے کہ یہ نیا پلاسٹک بجلی کی لہر کے معاملے میں کچھ دھاتوں ایلومینیم تانبا وغیرہ سے بھی بڑھ کر موصل ہے۔ اس پلاسٹک میں اشتہاراتی صنعت میں ایک انقلاب آ جائے گا اور اشتہاراتی سامان میں یہ زیادہ عمدگی سے کام کر سکتا ہے اگر کہیں سنہری حروف کی جگہ اس پلاسٹک کو لگا کر بجلی کی لہر اس میں دوڑا دی جائے تو وہ دھاتی حروف کی بجائے کہیں زیادہ چمکدار حروف میں نظر آئے گا۔ اور زیورات کی صنعت یعنی مصنوعی جیولری میں بھی بہت زیادہ استعمال ہو گا کہ لوگ اس مصنوعی سونے کے زیورات کو دیکھ کر ششدر رہ جائیں گے۔ دیکھنے کی حد تک یہ سونا ہی نظر آئے گا مگر وزن میں یہ اصل سونے سے ہلکا ہو گا۔

بیکار پلاسٹک سے پٹرول بنانے کا طریقہ

لاہور (نیوز ڈیسک) جاپان کی ایک پرائیویٹ کمپنی اور ایک سرکاری تحقیقی مرکز نے ضائع شدہ پلاسٹک سے پٹرول اور مٹی کا تیل بنانے کا طریقہ دریافت کیا ہے۔ اس طریقے کی دریافت سے ملک کے کوڑے کرکٹ کا

باقی ص ۷ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔

○ معلوم ہوتا ہے کہ آپ خود تو ابھی لکھنے سے ہچکچاتے ہیں اور اپنی امیوں سے کہہ دیتے ہیں کہ وہ آپ کے متعلق لکھیں حالانکہ جو باتیں آپ اپنی امیوں سے لکھواتے ہیں وہ آپ کو خود لکھنی چاہئیں یہ کالم آپ کا ہے اور آپ کو اس کالم کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھتے رہنا چاہیئے۔

○ آج آپ کو آصف کی امی کا ایک خط پڑھنے کیلئے دیتے ہیں۔ پڑھئے اور اس پر غور کیجئے۔ وہ لکھتی ہیں۔

ایک سچا واقعہ

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

۱۹۸۲ء میں زیمبیا سے میرے میاں عبدالباسط صاحب شاہد واپس آئے یہ اس وقت چھٹی پر آئے تھے۔ ان کی واپسی پر پیارے آقا حضرت امام جماعت (الثالث) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں ان کیساتھ زیمبیا جانے کی اجازت دے دی۔ تین بچے ہمارے ساتھ گئے تھے۔ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا جس کا نام آصف ہے۔ یہاں پاکستان سے اس نے تیسری کلاس کا امتحان بہت اچھے نمبروں میں پاس کیا تھا اور اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔ اس وقت بچوں کو انگلش چھٹی جماعت سے شروع کرواتے تھے۔ یعنی میرے بچے کو اس وقت انگلش نہیں آتی تھی۔ میں نے اُسے خود گھر میں اے بی سی سکھائی ہوئی تھی۔ جب ہم زیمبیا گئے تو اللہ کے خاص فضل سے آصف کو داخلہ تو گریڈ ۴ میں ہی مل گیا۔ یعنی اس کا کوئی سال ضائع نہیں ہوا۔ مگر بچے کیلئے جسکی عمر ابھی سات سال ہی تھی انگلش بولنا سمجھنا اور پڑھنا کافی مشکل کام تھا۔ جسکی وجہ سے وہ کافی پریشان تھا۔ کیونکہ وہاں پر انگریزی یا اپنی مقامی زبان میں پڑھاتے تھے۔ ہم اسے تسلی دیتے اور گھر پر ہی کافی محنت کرواتے تھے۔ ایک دن ٹیچر نے آصف سے کہا کہ آپ کو انگلش بالکل نہیں آتی اور آپ کی عمر بھی چھوٹی ہے۔ آپ ابھی گریڈ ۴ میں نہیں چل سکتے لہٰذا ہم آپ کو گریڈ ۱ یا گریڈ ۲ میں کر دیتے ہیں۔ بہتر ہو گا کہ آپ اپنے والد کو کہیں کہ وہ کسی وقت سکول آکر ہمیں مل لیں۔ یہ بات سن کر بچہ کافی پریشان ہوا۔ آصف کے ابو جان اگلے دن ٹیچر سے ملے اور اُن سے کہا کہ آپ ہمارے بچے کو صرف ایک ماہ کی مہلت دے دیں۔ بچہ ذہین اور محنتی ہے اور ہمیں پوری امید ہے کہ ایک ماہ میں محنت کر کے اپنی کلاس گریڈ ۴ میں ہی چل سکے گا۔ اس ایک ماہ کے دوران آصف سکول باقاعدگی سے جاتا رہا۔ ایک دن آصف نے گھر آکر مجھ سے کہا کہ امی جان آج ہمارا ٹیسٹ ہونا تھا اور میں بہت پریشان تھا کہ اب میں کیا کروں مجھے اور تو سمجھ نہیں آئی میں نے اپنی کلاس میں ہاتھ اٹھا کر دعا کی اے پیارے خدا! میرے علم میں بہت زیادہ برکت ڈال دے کہ میں اپنی کلاس کے ساتھ چل سکوں اور میری زبان کی مشکل آسان فرما تا میں اپنا سبق بخوبی سمجھ سکوں اور اس نے یہ بھی بتایا کہ امی جان میں اپنی کلاس میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے سے بالکل نہیں شرمایا تھا اور نہ ہی گھبرایا تھا۔ میں نے سب کے سامنے اپنے خدا سے دعا کی کیونکہ ہمارے پیارے والدین ہمیں کسی بھی مشکل کے وقت دعا ہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کے لئے سمجھاتے ہیں میری کلاس یا ٹیچر چاہے کچھ بھی سمجھیں کہ یہ لڑکا پتہ نہیں ہاتھ اٹھا کر کیا کر رہا ہے کیونکہ وہ لوگ ایسے دعا نہیں کرتے جب آصف نے یہ ساری بات بتائی تو ہمیں اس کی بہت خوشی ہوئی اور ہم نے شاباش دی اللہ تعالیٰ نے بہت فضل کیا۔ آصف کے ابو جان نے ایک ماہ کے بعد اسکی ٹیچر سے پوچھا کہ ہمارا بیٹا اپنی کلاس میں کیسا چل رہا ہے تو آصف کی ٹیچر نے جو اسے گریڈ ۱ یا گریڈ ۲ میں کرنا چاہتی تھی بہت ہی زیادہ خوشی کا اظہار کیا اور کہنے لگیں کہ آپ کا بچہ تو بہت BRIGHT ہے۔ اس نے بہت جلد اپنی کمی کو پورا کر لیا ہے۔ اور اس کے بعد آصف کی ٹیچر باقی ٹیچروں سے کہتیں کہ اس بچے نے بہت جلد انگلش سیکھی ہے۔ اب یہ اپنی کلاس میں ہمارے زیمبین بچوں سے زیادہ ہوشیار ہے اور خدا کے فضل سے اس کی زبان کی مشکل دور ہو گئی اور وہ اپنی کلاس کے ساتھ باآسانی چلنے لگا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری دعائیں سنتا ہے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ خدا کرے ہمارے سب بڑوں اور بچوں کو ہمیشہ یہ دولت نصیب رہے اور ہمارا پیارا خدا اپنے خاص فضل و کرم سے ہر میدان میں ہماری مدد فرماتا رہے۔

محمودہ باسط۔ دارالرحمت وسطی
ربوہ

ملٹری کالج جہلم سرائے عالمگیر

داخلہ برائے ایف ایس سی اور آرمی میں ریگولر کمیشن (پری انجینئرنگ)

گیارہویں جماعت (پری انجینئرنگ) میں محدود تعداد میں طلباء کے داخلے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ فارم مع پراسپکٹس -/۳۰ روپے کے عوض (بشمول ڈاک خرچ) کالج کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ۱۰ جون ۱۹۹۰ء تک درخواستیں دفتر پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں کمانڈنٹ ملٹری کالج جہلم سرائے عالمگیر (ضلع گجرات) کے پتہ پر بھجوائیں۔ مکمل تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت ۱۹ مئی ۱۹۹۰ء کے صفحہ نمبر ۴ پر ملاحظہ فرمائیں

بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان

بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان کی سینیٹ کی رجسٹرڈ گریجوایٹس کی پانچ نشستوں کے انتخابات مستقبل قریب میں منعقد ہوں گے۔ درخواست کی وصولی کی آخری تاریخ ۱۰ اگست ۱۹۹۰ء ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت ۱۹ مئی ۱۹۹۰ء صفحہ ۱۱ ملاحظہ فرمائیں۔

خدام متوجہ ہوں

ماہ جون میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "لیکچر لدھیانہ" مقرر کی گئی ہے۔

○ خدام کے مرکزی امتحانات ۱۵ جون کو منعقد ہوں گے۔

○ مقابلہ مضمون نویسی بعنوان "وسعت حوصلہ" کی آخری تاریخ ۳۱ مئی ہے۔

○ سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان "سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حقوق العباد کی روشنی میں" کی آخری تاریخ ۱۵ اگست ۱۹۹۰ء ہے۔

یہ کافی نہیں کہ آپ نے الفضل کسی سے لے کر پڑھ لیا۔ آپ خود خریدیں اور پڑھیں۔

بقیہ: صـ ۶ سے آگے

سنگین ہوتا ہوا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ فیوچ ری سائیکل انڈسٹری اور انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بیورو کی کے مطابق ایک کلو پلاسٹک سے نصف لیٹر پٹرول اور نصف لیٹر مٹی کا تیل اور ڈیزل آئل بنایا جا سکتا ہے۔

جنگ ۲۱ مئی ۱۹۹۰ء

بقیہ: صـ ۵ سے آگے

ہوتا ہے کہ امریکہ اور ایران میں بھی اس نوع کے علاقے ہیں۔ مگر عوام کے نوٹس میں زیادہ تر نہیں۔

(کیا ہمارے قارئین اس سلسلہ میں مزید معلومات فراہم کرنے کی زحمت گوارا کریں گے؟)

حبوب مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ـــ -/۱۵ روپے
۶۰ گرام ـــ -/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہبی بنیادوں پر قید و بند کا سلسلہ جاری ہے

پاکستان کے متعلق ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ

لندن ایمنسٹی انٹرنیشنل نے پاکستان میں حقوق انسانی کی صورتِ حال کو غیر تسلی بخش قرار دیا ہے۔ ایمنسٹی کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ۱۹۸۸ء میں حکومت کی تبدیلی کے بعد اگرچہ حقوق انسانی کی صورتحال پہلے کی نسبت کچھ بہتر ہوئی ہے لیکن انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں ابھی جاری ہیں اور انہیں روکنے کے لئے مزید اقدامات کی ضرورت ہے۔ رپورٹ میں وزیر اعظم بینظیر بھٹو کے برسر اقتدار آنے کے فوراً بعد سیاسی بنیادوں پر نظربندوں سمیت ہزاروں قیدیوں کی رہائی اور سزاؤں میں کمی کے فیصلے کو سراہا گیا اور مارشل لاء دور میں زیادتیوں کا شکار ہونے والوں کی بحالی کے لئے بورڈ کے قیام کا بھی خیر مقدم کیا گیا ہے۔ لیکن رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس کے باوجود اس سمت میں ابھی تک بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ پولیس سٹیشنوں میں عورتوں کی آبروریزی سمیت تشدد کا سلسلہ جاری ہے۔ مختلف جرائم کے تحت ابھی تک کوڑے مارے جاتے ہیں قیدیوں کو بیڑیاں پہنا کر رکھا جاتا ہے۔ مذہبی بنیادوں پر قید و بند کا سلسلہ جاری ہے۔ ہاتھ یا پاؤں کاٹنے کی سزا ابھی موجود ہے۔ اور خصوصی عدالتیں جو منصفانہ طریقے سے مقدمات کی سماعت کے لئے بین الاقوامی معیار کو مدنظر نہیں رکھتیں سیاسی قیدیوں کو موت کی سزا سنا سکتی ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے یہ تمام سزائیں ختم کرنے کو کہا ہے۔ رپورٹ میں گذشتہ سال پولیس سٹیشنوں میں ۸۰ خواتین سمیت متعدد افراد کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور ان خواتین کی مبینہ طور پر عزت لوٹی گئی۔ قیدیوں پر تشدد کا سلسلہ پہلے سے کم ضرور ہوا ہے مگر بالکل ختم نہیں ہوا۔ مقدمہ چلائے بغیر نظر بندی کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ حکومت نے اگرچہ پولیس کی طرف سے کی جانے والی زیادتیوں کا ازالہ کرنے کے لئے ایک باڈی تشکیل دی ہے مگر ایمنسٹی کے مطابق ابھی مزید اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ ایمنسٹی نے اس سلسلے میں کچھ اقدامات تجویز کئے ہیں جن میں نظربندی کے دوران وکلاء ڈاکٹروں اور رشتہ داروں سے فوری رابطہ تشدد وغیرہ کی صورت میں آزادانہ تفتیش اور زیر حراست خواتین اور بچوں کے تحفظ کیلئے خصوصی دفعات شامل ہیں۔ سندھ میں انسداد دہشت گردی کے لئے قائم کی گئی خصوصی عدالتیں مقدمات کے دوران بین الاقوامی معیار کو برقرار رکھنے میں ناکام رہی ہیں۔ ایمنسٹی نے کہا کہ اس سلسلے میں نظر ثانی کی جانی چاہیئے۔ رپورٹ کے مطابق ممکنہ سیاسی قیدیوں سمیت مارشل لاء کے سزا یافتہ سینکڑوں افراد ابھی نظربند ہیں۔ ایمنسٹی نے زور دیا ہے کہ ان کے مقدمات پر منصفانہ طریقے سے نظر ثانی کی جانی چاہیئے۔ تاکہ کوئی قیدی سیاسی بنیادوں پر نظر بند نہ رہے۔ نظربندی کی انتظامی دفعات پر بھی نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ جس کے تحت حال ہی میں حکام کو بغیر الزام یا مقدمہ کے بغیر لوگوں کو ۸ یا ۱۲ ماہ تک نظر بند کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

پانچ ہزار واقفین کی ضرورت

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:-

"جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲، نومبر ۱۹۶۶ء صہ ۵)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

خبریں

ملکی خبریں

○ کراچی میں جاری ہنگاموں میں سینیٹر صدیقی سمیت مزید ۱۵ افراد ہلاک ہو گئے۔ آتشزنی فائرنگ اور پتھراؤ کا سلسلہ جاری ہے۔ شہر میں ویرانی اور خوف و ہراس کا راج ہے۔ ایک زخمی کو ایمبولینس سے باہر گھسیٹ کر گولی مار دی گئی۔ کرفیو والے علاقے میں رات بھر گولیاں چلتی رہیں۔ ہزاروں افراد نے جوہر آباد تھانے کا گھیراؤ کر لیا ہے۔

○ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے الطاف حسین سمیت ایم کیو ایم کے دیگر کئی رہنماؤں کے نام نجیب قتل کیس کی سماعت میں نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ عدالت نے ایم کیو ایم کے ایم پی اے جاوید اختر کو مفرور قرار دے کر اسکی تمام جائیداد ضبط کر کے دو دن کے اندر رپورٹ کرنے کو کہا ہے۔

○ متحدہ اپوزیشن کے سربراہ غلام مصطفیٰ جتوئی نے مطالبہ کیا ہے کہ سپریم کورٹ اور شریعت کورٹ کے ججوں پر مشتمل کمیشن بنایا جائے جو کراچی اور حیدر آباد کے واقعات کی تحقیقات کرے۔ اور سزائیں بھی دے سکے۔

غیر ملکی خبریں

○ روس کے صدر مسٹر گوربا چوف نے کہا ہے کہ جرمنی کے متحد ہو جانے کے بعد اسکی نیٹو میں شمولیت سے امریکہ اور روس میں اختلاف پیدا ہو سکتا ہے۔ تاہم انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ اختلافات کم کئے جا سکتے ہیں

○ برما میں تیس سال کے بعد پہلی مرتبہ ۱۸۵ ممبران پر مشتمل قومی اسمبلی کے عام انتخابات ہو رہے ہیں۔ آزادانہ انتخابات کرانے کے لئے وسیع انتظامات کئے گئے ہیں

○ جاپان میں کشتی بحری جہاز سے ٹکرا گئی ۳۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں

○ افغان مجاہدین اور افغان فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں۔

○ فلسطینیوں کی تنظیم آزادی نے کہا ہے کہ اسرائیل اور پی ایل او کے مذاکرات کی تجویز اسرائیل کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے ناکام ہو گئی ہے اس لئے اب قیام امن کے لئے دوسرے ذرائع اپنائے جائیں گے۔

○ ہندوستان کے اخبار سنڈے ٹائمز نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایٹمی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ دونوں ملک اپنے اپنے ایٹمی اسلحہ خانوں کو ازسرِ نو ترتیب دے رہے ہیں۔

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج۔ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

گوجرانوالہ فون ۳۸۴۴ ربوہ فون ۹۰۶

قلعہ کالر والہ ملتان کراچی

آپ کی خدمت ہمارا نصب العین

رحمٰن بیکرز ربوہ فون نمبر ۳۲۰

احباب کی خدمت میں عمدہ مٹھائیوں کے بعد اب پیش کرتے ہیں۔ صبح کا ناشتہ حلوہ پوری۔ چنے۔ عمدہ رس ملائی اور عنقریب بہترین آئسکریم

پتہ